



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے ایک عالم سے سنا جو کہ رتبہ تھے کہ نائن الیون کے واقعہ کے ذکر قرآن مجید میں ہے، انہوں نے دلیل یہ پیش کی کہ سورۃ التوبہ کی آیت 110 میں اس کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ اس سورت کا نمبر 9 ہے اور پارہ 11 میں ہے جو کہ ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی 110 منزلیں ہیں، لہذا آیت، سورت اور پارہ کی اس واقعہ سے مناسبت پائی جاتی ہے۔ کیا یہ تفسیر درست ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

یہ تفسیر درست نہیں کیونکہ جس آیت سے دلیل پیش کی گئی ہے وہ آیت اُس مسجد کے بارے میں ہے جو منافقین نے بنائی تھی جو کہ مسجد ضرار کے نام سے مشہور ہے۔ ٹریڈ سنٹر اور مسجد میں کوئی مناسبت نہیں۔ اس سلسلے کی تمام آیات دیکھنے سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ مذکورہ بالا تفسیر غلط ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضَرًا وَكُفْرًا وَتَفْرِيقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالرَّصَادِ الْبَيْنِ حَارَبَ اللَّهُ ذَٰلِكَ مَن قَبْلُ وَلَيُخْلَقَنَّ لَنَا أُولَٰئِكَ الْحَسَنُ وَاللَّهُ يَشَاءُ لَكُمْ لَذُلُون ۖ **۱۰۷** لَا تَقُمْ فِيهِ أُبُداً أَلَمْ يَسْخَرْ عَلَى الشَّقَوِيِّ مِن أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَدٌ أَن يَقُومَ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَن يَنْظُرُوا إِلَى اللَّهِ يُحِبُّ الْمُنْظَرِينَ **۱۰۸** أَفَمَن أَسْسَسَ بُيُوتَهُ عَلَى تَقْوَىٰ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ أَم مَّنْ أَسْسَسَ بُيُوتَهُ عَلَى شِقَاقٍ بَاطِلٍ فَاِغْتَابُوا بِآيَاتِنَا فِي نَارٍ جَهَنَّمَ ۖ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ **۱۰۹** لَا يُزَالُ يُبْنَىٰ بُيُوتُهُمْ فِي بُيُوتِهِمْ **۱۱۰** ... سورة التوبة

اور بعض ایسے ہیں جنہوں نے ان اغراض کے لیے مسجد بنائی ہے کہ ضرر پہنچائیں اور کفر کی باتیں کریں اور ایمانداروں میں تفریق ڈالیں اور اس شخص کے قیام کا سامان کریں جو اس سے پہلے ہی سے اللہ اور رسول کا خلاف ہے، ”اور وہ قسمیں کھا جائیں گے کہ بجز بھلائی کے ہماری کچھ اور نیت نہیں، اور اللہ گواہ ہے کہ وہ بالکل جھوٹے ہیں، آپ اس میں کبھی کھڑے نہ ہوں، البتہ جس مسجد کی بنیاد اول دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے وہ اس لائق ہے کہ آپ اس میں کھڑے ہوں، اس میں ایسے آدمی ہیں کہ وہ خوب پاک ہونے کو پسند کرتے ہیں، اور اللہ خوب پاک ہونے والوں کو پسند کرتا ہے، پھر آیا ایسا شخص بستر ہے جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اللہ سے ڈرنے پر اور اللہ کی خوشنودی پر رکھی ہو، یا وہ شخص، کہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد کسی گھاٹی کے کنارے پر، جو کہ گرنے ہی کو ہو، رکھی ہو، پھر وہ اسے لے کر آتش دوزخ میں گر پڑے، اور اللہ ایسے ظالموں کو سمجھ ہی نہیں دیتا۔ ان کی یہ عمارتوں نے، جو انہوں نے بنائی ہے، ہمیشہ ان کے دلوں میں شک کی بنیاد پر (کاٹنا بن کر) کھٹکتی رہے گی، ہاں مگر ان کے دل ہی اگر پاش پاش ہو جائیں تو خیر، اور اللہ بڑا علم والا اور بڑی حکمت والا ہے۔“

یہ بھی واضح رہے کہ شریعت اسلامی میں بیان ہونے والی پیش گوئیاں اور دیگر احکام قمری سال کی بنیاد پر ہیں نہ کہ شمسی سال کی بنیاد پر۔

یہ بھی معلوم رہنا چاہئے کہ پاروں کی تقسیم اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نہیں۔ سہولت کے لیے ایسا کیا گیا ہے۔ لہذا ان کی بنیاد پر تفسیری نکات بیان کرنا غلط ہوگا۔

اگر اس طرح قرآن کی تفسیر کی جائے تو اکثر اوقات ایسی تفسیر قرآن و حدیث اور حقائق کے صریحاً منافی ہوتی ہے۔ مثلاً اگر ایک شخص مذکورہ انداز تفسیر کے مطابق آیت: **إِنَّ اللَّهَ اضْطَفَىٰ آدَمَ وَنُوحًا** کی تفسیر یوں بیان کرے کہ آدم علیہ السلام اور نوح علیہ السلام کے درمیان تین صدیوں کا فاصلہ ہے، ہر صدی میں تین تین نسلیں پیدا ہوئیں۔ اور ہر نسل میں سے 33، 33 خاندان بنے کیونکہ یہ آیت پارہ 3 سورۃ آل عمران میں ہے اور سورت کا نمبر 3 ہے جبکہ آیت کا نمبر 33 ہے۔ تو یہ تفسیر خلاف حقیقت ہوگی۔ تفسیر کرنے کا یہ انداز قطعی طور پر غلط ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ افکار اسلامی

قرآن اور تفسیر القرآن، صفحہ: 188

محدث فتویٰ